یَا وَدُوْدُ

عاشقانِ نبیِ مختار و محبانِ حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حدیث شریف کی چالیس (۴۰)

درود و سلام

کا مقبول وظیفہ

مرتبہ

قطب العارفین امام العاشقین مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

خلیفہ مجاز قطب الاقطاب شیخ الحدیث
حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

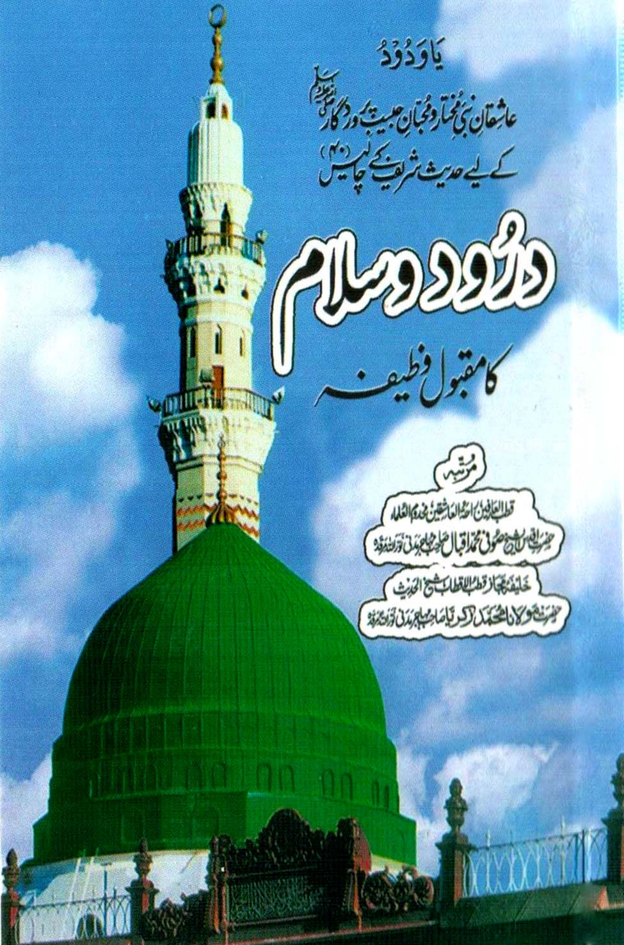

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درُود و سلام

کا مقبول وظیفہ

مؤلفہ

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشر

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

١٩ ربیع الثانی ١٤٤٤

عکس مہر مبارک حضرت محمد ﷺ یہ مہر مبارک آنحضرت ﷺ کی طرف سے مختلف حکام وقت کو دعوت اسلام اور دیگر احکام کے لئے لکھے جانے والے خطوط پر ثبت کی جاتی تھی۔

مکتوب گرامی قطب عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسلسلۂ چہل حدیث مبارک درود شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ وازواجہ واتباعہ اجمعین

آج شب سہ شنبہ، ۱۷ شوال ۱۴۰۱ھ مولانا حافظ عبد الرحمٰن ابن ابراہیم میاں صاحب نے مژدہ سنایا کہ چہل حدیث مشتمل بر صلوٰۃ وسلام جو کہ اس سیاہ کار کے رسالہ فضائل درود شریف میں مذکور ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ "دار النشر الرحمانیہ، لینیشیا، جوہانسبرگ" اسے چھپوا کر نشر کر رہا ہے، سن کر از حد مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ اس رسالۂ مبارکہ کو ان کے لیے، ادارہ کے لیے اور پورے ملک کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے اور عامۃ المسلمین کو اسے حرز جان بنانے کی توفیق عطا فرمائے کہ درود شریف کے پڑھنے سننے پھیلانے میں دونوں جہانوں کی خیر و صلاح مضمر ہے اور قرب الٰہی یقینی ہے۔ یہ سیاہ کار ہمیشہ اپنے دوستوں سے عرض کرتا رہتا ہے کہ دل سے موت کو ہمیشہ یاد رکھو اور زبان سے جتنا ہو سکے درود شریف پڑھتے رہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور کامل اتباع سے اس ناکارہ کو اور اس رسالہ کی اشاعت کرنے والوں اور سب پڑھنے والوں کو نوازے۔ آمین!

محمد زکریا

شب سہ شنبہ
۱۷ شوال ۱۴۰۱ھ

مقیم حال جامع مسجد لینیشیا، جوہانسبرگ

بقلم عبد الحفیظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب فخرِ عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنایا اور خاص مومنین کے حق میں ان کو رؤف رحیم فرمایا خود سید الکونین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا حبیب ہوں، علماء نے لکھا ہے کہ "حبیب اللہ" کا لقب سب سے اونچا ہے اور حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلّت کو بھی اور کلیم اللہ کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بھی ثابت ہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبت کے ساتھ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مقام یہ بھی ہے کہ شفاعت کے میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ معلی کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا،

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں — امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی — تو نور شمس گر اور انبیا ہیں شمس و نہار
حیات جان ہے، تو ہیں اگر وہ جان جہاں — تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ — تمہارا ایسے خدا آپ طالب دیدار
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا — وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار
رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت — نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبك خیر الخلق کلهم

یہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقام ہے کہ حبیب رب العالمین ورحمۃ للعالمین ہیں۔ ایسے اعلیٰ وارفع شان والے محسن اعظم کے احسانات کی ادنیٰ مکافات اور ادائیگی حقوق سے تو ہم سراسر عاجز و قاصر ہیں لیکن رب کریم نے ہماری اس عاجزی پر کرم فرما کر

اس کے لئے ایک بہت بڑے لیکن ایک بہت آسان عمل کا حکم خصوصی شان و اہمیت سے فرمایا، ارشاد باری تعالی ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں، ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز واکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو، یہ اعزاز صرف سیدالکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے ہے کہ اللہ جلشانہ نے صلوۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اے مؤمنو تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی شرکت ہے،

يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ

بِهٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِيْنَ كَمَالُهٗ

یعنی ان پر تو اللہ جل جلالہٗ خود درود بھیجتے ہیں اسی سے ان کا خصوصی کمال ظاہر ہو گیا بلا شبہ صلوٰۃ وسلام کا یہ بہت بڑا امتیاز ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مقام محبوبیت کے خصائص میں سے ہے۔

اس آیت میں جیسی شاندار تمہید اور جس اہتمام کے ساتھ اہل ایمان کو صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت وعظمت ہے اور وہ کیسا محبوب عمل ہے۔

آگے درج ہونے والی حدیثوں سے معلوم ہوگا کہ اس میں اہل ایمان کے لئے کس قدر خیر کتنی رحمت اور کیسی برکات ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں"

فائدہ: اللہ جل شانہٗ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں، پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو، ایک دوسری

روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا۔ میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا،

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشک قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا،

حدیث: آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس شخص کے لئے کہ جس نے عرض کیا تھا "یارسول اللہ اگر میں سارے (دعاؤں کے) وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کردوں تو کیسا"؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ شانہ تیرے دنیا وآخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا،

علماء نے اس کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب بندہ اپنی طلب ورغبت کو اللہ تعالیٰ کی طلب اور پسندیدہ چیز (درود شریف) میں کرلیتا ہے

اور اپنے مطالب پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے تو وہ اپنے اس بندے کی سب مہمات کی کفایت کرتا ہے ،

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ

ازناقل : درود شریف کی یہ فضیلت تو فضائل درود کی ہر حدیث سے ثابت ہوتی ہے جبکہ ایک دفعہ درود پڑھنے سے پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں ، دس درجے بلند ہوتے ہیں ، دس گناہ معاف ہوتے ہیں ، نامۂ اعمال میں مزید دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ، قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے ، فرشتوں کا پڑھنے والے کا نام اس کے باپ کا نام لے کر درود وسلام کو بطور ہدیہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا اور اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جواب عطا فرمانا یقینی ثابت ہے تو ظاہر ہے کہ ان فضائل سے دنیا اور آخرت کے سارے ہی فکروں کی کفایت ہوگی ۔

اور سب سے لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کی زیارت کی دولت میسر ہوتی ہے ۔ اور خواب میں زیارت کے لئے مشائخ کے آزمودہ خاص خاص درود شریف اور جملہ درود شریف کے فضائل و برکات کی تفصیل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "فضائل درود شریف" میں پڑھی جا سکتی ہے ۔ جس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے محبت و تعلق جو ایمان کے لئے لازم ہے کی زیادتی ہوگی ۔ اور درود شریف پڑھنے کی طرف رغبت اور شوق ہوگا ،

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تمام درودوں میں افضل درود

تمام درودوں میں افضل درود وہ ہیں جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی زبان مبارکہ سے ارشاد فرمائے ۔ ان میں اکثر وہ ہیں جو درود ابراہیمی کہلاتے ہیں ۔

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنا خلیل اور ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا حبیب قرار دیا ہے۔ اس لئے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو درود ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا، اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی اور لذیذ ہوتی ہیں، محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی وجہ سے ان درودوں میں ایک کے درود کو دوسرے کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے لہذا یہ درود یقینا سب سے اونچے، لذیذ اور افضل ہیں،

یہ درود مخصوص کیفیتوں اور الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ صحیح حدیثوں میں آئے ہیں، جن کو حضرت تھانوی قدس سرہ نے چہل حدیث کے طور پر جمع فرمایا۔ جس کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس مقام پر جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں۔ ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں جس میں پچیس صلوٰۃ اور پندرہ سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امر دین کے متعلق چالیس حدثیں میری امت کو پہنچادے، اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا،

درود شریف کا امر دین سے ہونا بوجہ اس کے ماموربہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریفہ کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجر درود و اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے، ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں، اگر کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جدا جدا ہر صیغے کے متعلق ہیں بتمامہا اس شخص کو حاصل ہو جائیں،

جدا جدا فضائل حضرت شیخ رحمہ اللہ کی کتاب فضائل درود شریف میں ضرور پڑھیں، تاکہ اس وظیفہ میں ایمان واحتساب کی کیفیت سے اجر کی زیادتی ہو اور ذوق وشوق سے مداومت حاصل ہو،

شیریں ترنکتہ: سلف صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہ اَللّٰھُمَّ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ کے قائم مقام ہے اور حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اللہ تعالیٰ کے دو ایسے مبارک نام ہیں جو تمام صفات جلالیہ وجمالیہ کے آئینہ دار ہیں، لہذا درود ابراہیمی کو پڑھتے وقت ان دونوں لفظوں کی معنویت کا خیال کرنے سے درود شریف کا کیف بہت بڑھ جاتا ہے،

جُمعہ کے روز کثرتِ دُرود شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اَسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اَسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ اور دارقطنی کی ایک روایت میں یہ درود "النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ" تک ہے۔ اور اس روایت کو حافظ عراقیؒ نے حَسَن بتایا ہے۔ اور "الجامع الصغیر" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث پر "حَسَن" کی علامت لگائی ہے

ماخوذ از فضائل درود شریف

حضرت شیخ رحمہ اللہ کا معمول جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد مندرجہ بالا درود شریف اَسّی بار پڑھنے کا ہمیشہ سے تھا، اور خدام کو بھی اس کی تاکید تھی۔

جمعہ کے مبارک دن میں کثرتِ درود شریف کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا

ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ یہ ایسا مُبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ دُرود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا، یارسُول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور نے فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وُہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رِزق دیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "جمعہ کے روز میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ میری اُمت کا دُرود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے" (یعنی فوراً پیش کیا جاتا ہے، جیسا کہ اوپر حدیث میں آیا۔)

ایک حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ) میں کثرت سے دُرود بھیجا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور میں تمہارے لیے دُعاء و استغفار کرتا ہوں۔

حافظ ابنِ قیّم رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن دُرود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

مختصراً از رسالہ فضائل درود شریف

جس طرح درود شریف پڑھنے کا اہل ایمان کو جس اہتمام کے ساتھ حکم دیا گیا ہے اور اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے میں وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں ،

ایک حدیث میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے ، دوسری حدیث میں ایسے شخص کو بڑا بخیل فرمایا گیا ہے، اور ایک حدیث میں امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر چڑھتے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تین بد دعائیں ہیں اور خود شفیع المذنبین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر آمین فرمانا ذکر کیا گیا ہے اس میں نمبر ۲ کی بد دعا یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں منبر کے دوسرے درجہ پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین ،

(فائدہ) خوفناک بددُعا۔ اول حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بددعا ہی کیا کم تھی پھر اللہ جل جلالہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے جتنی سخت بددعا بنادی وہ ظاہر ہے،

علامہ سخاویؒ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے، وہ کہتے ہیں ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور یہ کہ شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی، اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ شخص سب سے بڑا بخیل ہے، اور کسی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارے میں بھی کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین (سالم) نہیں، اور یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کرسکے گا، اس کے بعد علامہ سخاویؒ نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں

یاربِّ صَلِّ وسلم دائماً ابداً عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر بہت احسانات اور بے حد شفقتیں ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات ایک ہی آیت پڑھتے رہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ یہ آیت تھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ امت کی بخشش اور اس کیلئے دل سوزی کی روایات بہت ہیں، خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" (قرآن حکیم)

ایسے محسن اعظم نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں بخل اور کوتاہی ہو تو بڑی ہی بے مروتی کی بات ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ بے ادبی بھی گوارہ نہیں جس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ (الآیۃ) جس کا ترجمہ یہ ہے "اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تم کو خبر بھی نہ ہو (فائدہ) حبط اعمال کی وعید اس قدر سخت ہے کہ یہ سزا مرتد کے لئے ہوتی ہے، (وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ)

خالق کائنات جلّ شانہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا

حلیۂ مبارکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے حبیب و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے نواسے کا شوق حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حلیۂ مبارکہ کی جستجو فرماتے وقت اس کی وجہ بھی بیان فرمائی (شیئاً اتعلق بہ) تاکہ میں حلیۂ مبارکہ کو اپنے دل و دماغ میں جمالوں۔ (شمائل ترمذی) ۵

خوشا چشم کہ دید آں روئے زیبا
خوشا دل کہ دارد خیال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

صحابی کا یہ عمل و اشتیاق و اہتمام کیوں؟

اس لئے کہ محبوب کے خدوخال کا خیال محبت کا تقاضہ بھی ہے اور محبت کی زیادتی کا ذریعہ بھی ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جزو ایمان ہے اور اتباع سنت میں معین بھی ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ اور اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے قل ان کنتم تحبّون اللہ الآیۃ

تمہید: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا جو خوش آواز اور خوش رو نہ ہو، تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب نبیوں میں صورت میں سب سے زیادہ حسین اور آواز میں سب سے زیادہ احسن تھے (شمائل ترمذی)

علامہ مناوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص یہ اعتقاد رکھنے کا مکلف ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک جن اوصاف جمیلہ کے ساتھ متصف ہے کوئی دوسرا ان اوصاف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہیں ہو سکتا۔ (نسیم الحبیب)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نور (کے فیض) سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو بنایا اور خدا کی خدائی، یکتائی اور کبریائی کے بعد جو صفات کمال بھی کسی بشر کو عطا کی جاسکتی تھیں ان سب کو جسد اطہر میں رکھکر اپنے جمال کا پورا پورا مظہر بنا کر اپنے محبوب سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جملہ کمالات و محاسن کا جامع بنا دیا۔ چنانچہ سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق خود ارشاد فرمایا" انا سیّد ولد اٰدم ولا فخر" شاعر رسول حضرت حسّان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کیا خوب فرمایا۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً ا مِنْ کُلِّ عَیْبٍ ۔ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ (محاسن میں ان کا طویل قصیدہ ہے)

من القصيدة البردة :-

فهو الذی تم معناہ وصورتہ	پس آپ فضائل باطنی وظاہری میں کمال کے درجہ کو
ثم اصطفاہ حبیبا باریٔ النسم	پہنچے ہوئے ہیں، پھر خداوند شانہ نے جو خالق کائنات ہے
منزہ عن شریك فی محاسنہ	آپکو اپنا حبیب بنالیا، آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی
فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم	خوبیوں میں اور کوئی آپ کا شریک ہو، پس جوہر حسن جو
یارب صل وسلم دائما ابداً	آپ میں پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم اور غیر مشترک ہے بلکہ
علی حبیبك خیر الخلق کلھم	مخصوص آپ ہی کے ساتھ ہے (عطر الوردہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زلیخا کی سہیلیاں اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے دلوں کو کاٹ لیتیں (شرح شمائل)

علامہ قرطبی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا جمال ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے ،

از قصیدہ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا وہ دل ربائے زلیخا تو شاہد ستار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

حلیۂ مبارک کے مطابق جو شمائل ترمذی میں احادیث آئی ہیں ان میں سے صرف

چہرۂ انور کے متعلق چند اوصاف کو لکھا جاتا ہے تاکہ ذہن میں جمانا اور ہر یک وقت تصور میں لانا آسان ہو ۔ چونکہ حسن اور خوبروئی میں ایک مستانہ خوشبو اور رعب بھی ہوتا ہے ، لہذا اس تصور کے بعد اللہ کے پیارے پر اللہ کا دُلارا یعنی درود و سلام کا نذرانہ ادب و محبت سے لبریز ہو کر پیش کیا جائے ۔

نورِ مجسم کی تصویر کشی تو محال ہے لیکن ہمت اور وسعت کے موافق چہرۂ انور کے جمال جہاں آرا کے متعلق حضرات صحابہ کرام سے جو کچھ منقول ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

(۱) سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی شاندار تھے آپ کا قد میانہ تھا لیکن مجمع میں آپ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے ۔

(۲) عظیم المرتبت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا ، یہ حسن اور خوبروئی اس طرح سے تھی کہ گورے گورے رنگ کے اندر کچھ سرخی دمکتی تھی جس سے کمال درجہ ملاحت پیدا ہو گئی تھی ۔ اور رخسار مبارک نہایت شفاف ہموار اور سبک تھے ۔

(۳) ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کانوں کی لو تک تھے ، اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی اور بال ہلکی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے یعنی بل دار تھے ۔

مرکرکسی کی زلف پہ معلوم ہو تجھے
فرقت کی رات کٹتی ہے کس پیچ و تاب میں

(۴) فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کشادہ تھی اور ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے، دونوں ابرو جدا جدا تھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے۔ دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔[۵]

(۵) محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی اور خوش رنگ تھیں جن کی پتلی نہایت سیاہ اور ان کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے۔ اور پلکیں دراز تھیں،

(۶) سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک پر ایک چمک اور نور تھا جس کی وجہ سے بینی مبارک بلند معلوم ہوتی تھی

(۷) رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک موزونیت کے ساتھ فراخ تھا، اور دندان مبارک باریک آبدار تھے، اور سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا سا فصل بھی تھا جن سے تکلم اور تبسم کے وقت ایک نور نکلتا تھا۔

ع۵ آپ کو دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے کبھی غصہ نہ آتا تھا۔ البتہ اگر کوئی امر دین اور حق سے تجاوز کرتا تو اس وقت آپ کے غصہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا یہاں تک کہ آپ اس کا انتقام نہ لے لیں۔ لیکن اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ناراض ہوتے نہ اس کا انتقام لیتے۔

حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا
حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

(۸) آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی،

(۹) امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک ایسی پتلی اور خوبصورت تھی جیسی تصویر کی گردن تراشی ہوئی ہو، صفائی اور چمک میں چاندی جیسی تھی،

(۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپکے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ نبیوں کے ختم کرنے والے تھے،، (شمائل ترمذی)
آپ نے خود فرمایا میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللّٰھم انی اسألک حبک وحب رسولک وحب من یحبک وحب عمل یبلغنی حبك وحب من ینفعنی حبہ عندك۔ آمین۔

مرتبہ۔ اللہ معاف کرے محمد اقبال
مدینہ منورہ۔ ۱۱ محرم ۱۴۰۷ھ

فضائل زیارت

مدینہ منورہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ الّذی اصطفٰی المدینۃ لحبیبہ سکناً والصّلوٰۃ والسلام علٰی سیّدنا محمدنِ الّذی نوّرھا بقدومہ. وحبّبھا الی النفوس بدعائہ وعلٰی اٰلہ وصحبہٖ اجمعین .

اما بعد ! مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت وشان صرف اسی بات سے ظاہر ہے کہ وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا اور اب آپ کی آرام گاہ ہے یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو کسی دوسرے مقام کو نصیب نہیں ۔

باری تعالیٰ عز اسمہ نے اپنے جس محبوب بندہ کے لیے ساری کائنات کو وجود بخشا اس نے جب مکہ مکرمہ کو چھوڑا تو دعا کی ۔

اللّٰهم انهم اخرجونی من احب البلاد اِلیّ فاسکنی فی احب البلاد الیك (رواہ حاکم)

یعنی اے اللہ ان (مشرکین) نے مجھے اس شہر سے نکلنے پر مجبور کیا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا۔ تو تو اب مجھے اس شہر کی سکونت دے جو تجھے سب سے پیارا ہو۔

چنانچہ جس شہر کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے محبوب فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ تجویز کیا ہو اس کے لیے اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہو گی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کے رہنے کے لیے اس کو پسند کیا۔

ابن عساکر قاضی عیاض رحمہم اللہ وغیرہ نے اس پر ساری امت کا اتفاق اور اجماع نقل کیا ہے کہ وہ حصۂ زمین (جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے متصل ہے) بیت اللہ شریف سے بھی افضل ہے مواہب اللدنیۃ میں بھی اس مسئلہ کو اجماعی مسئلہ لکھا ہے بلکہ ابن عقیل حنبلیؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ جگہ عرش سے بھی افضل ہے۔

اسی مبارک شہر میں وہ مسجد ہے جس میں نماز پڑھنے کا ثواب عام

مساجد سے ہزار گنا زیادہ ہے اور ایک روایت میں پچاس ہزار بھی آیا ہے اسی مسجد میں ایک ایسا حصہ ہے جس کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ فرمایا گیا یعنی ریاض الجنہ اور اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف ہے جو کہ حوض کوثر پر ہوگا۔

اس مبارک شہر کے فضائل وخصائص کے لحاظ سے بہت سے نام ہیں۔ سو کے قریب علمائے گنائے ہیں مثلاً المدینۃ المحبوبہ المحبہ الشافیہ الطابۃ الطیبہ سب فضائل کے بیان کے لیے بڑا دفتر چاہیئے لیکن مختصر طور پر سب فضیلتیں اسی میں آجاتی ہیں کہ اللہ پاک نے اس کو اپنے محبوب کے لیے پسند فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شہر سے محبت تھی چنانچہ سفر سے واپسی پر جب مدینہ منورہ پر نظر پڑتی تو اونٹنی کو تیز فرمادیتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک شہر کو حرم قرار دیا۔ اور یہاں کے لئے برکت کی دعا کی اور مومنین کو دنیاوی زندگی گذارنے اور یہاں کی کچھ تکلیف پر صبر کرنے اور یہاں کی موت نصیب ہونے پر اپنی خصوصی شفاعت کی بشارتیں دیں اور اپنے متعلق بھی فرمایا کہ کوئی زمین ایسی نہیں کہ جو مجھے زیادہ محبوب ہو اس اعتبار سے کہ میری قبر وہاں ہو بجز مدینہ کے

مدینہ منورہ کے آداب

طُرقُ العِشقِ کُلُّہا آدابُ
اَدِّبُوا النَّفسَ اَیُّہَا الاَصحَابُ

یعنی عشق کے تمام راستے ادب ہی ہیں اے دوستو اپنے نفس کو ادب سکھاؤ۔

اس مقدس، منور اور مبارک شہر کے آداب کون بیان کر سکتا ہے اور ان پر پورا عمل کون کر سکتا ہے کہ جس کے میدانوں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں. وہاں کے مواقع وحی کے نزول کے ساتھ آباد ہوئے ہوں، وہاں قرآن پاک نازل ہوتا رہا ہو۔ وہاں کے میدان اللہ کے ذکر و تسبیح سے گونجتے رہے ہوں۔ وہاں کی مٹی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر پھیلی ہوئی ہو۔ وہاں اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتیں کثیر مقدار میں جاری ہوئی ہوں

آداب کے بارے میں ضروری وضاحت

اول یہ کہ مذکورہ تمام فضائل وبرکات کا حصول آداب کے ساتھ ہی ہے ورنہ تو وبال کا خطرہ بھی ہے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے آداب پر بے شمار کتابیں ہر زبان میں لکھی جا چکی ہیں جن میں سب ہی نے ادائیگی حق پر عجز کا اظہار کیا ہے لیکن جو مختصر کتابیں ہیں ان میں عام طور پر عرفی اور چھوٹے چھوٹے آداب کا ذکر ہوتا ہے جن کو مستحبات اور پسندیدہ امور کہا جاتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ جب چھوٹی اور معمولی باتوں کے لحاظ رکھنے کا حکم ہے تو جو حقیقی آداب اور واجبات ہیں ان کا کس قدر اہتمام کیا جانا چاہیئے ۔ محبت اور ادب کی لائن میں چھوٹی سی بات کی بھی بہت اہمیت ہوتی ہے لہذا اگرچہ نفلی کاموں کا بڑا درجہ ہے نوافل سے اللہ پاک کا بہت قرب حاصل ہوتا ہے لیکن نوافل اور مستحبات پسندیدہ امور کا شمار د اعتبار فرائض کی ادائیگی کے بعد ہوتا ہے۔

ادب کی روح محبوب کی راحت میں ہے اور اس کی پسند کا کام

کرنا ہے اور جو جگہ محبوب سے منسوب ہو اس کو ظاہری معنوی گندگی سے پاک رکھنا ہے اور بے ادبی محبوب کی پسند کے خلاف کام کرنے کا نام ہے۔

مدینہ منورہ میں داخلے کے لیے غسل کرنا، نئے کپڑے پہننا خوشبو لگانا، حدودِ مدینہ پر سواری سے اتر جانا، کثرتِ درود شریف اور سکون و وقار کے ساتھ ذوق شوق پیدا کرنا اسی طرح کے سینکڑوں ظاہری و باطنی آداب ہیں جن پر عمل کرنے کے بعد بھی آداب کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس قسم کے سب آداب کا درجہ مستحبات کا ہے اگر ان میں بلا قصد کچھ قصور ہو جائے اور کمی رہ جائے تو اللہ پاک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور اذیت کی بات نہیں البتہ لاپرواہی کرنا بہت بُرا ہے۔ مگر اس پر کوئی وعید نہیں۔ لیکن جو باتیں اذیت غصہ اور لعنت کا باعث ہیں ان کی طرف عام طور پر التفات نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ یہ کام اول تو ہمارے نفس پر بھاری ہیں اور پھر شیطان ان چیزوں کی طرف متوجہ ہی نہیں ہونے دیتا۔

یقینی موجبِ ایذاء افعال

جو افعال اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور غصہ کا سبب ہوں تو ظاہر ہے کہ وہ افعال تباہ کر دینے والے ہوں گے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قصداً ایذاء دیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے (جو رحمت سے دوری کا سبب ہے) اور ان کے لیے ذلیل کرنیوالا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

منجملہ ان موجب ایذاء افعال کے شکل وصورت میں اللہ کے مغضوب اور گمراہ یعنی یہود و نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے یہود و نصاریٰ کی مشابہت کی مخالفت کی روایت نقل کر کے لکھا ہے کہ ان کی مخالفت شریعت میں مطلوب ہے اور ظاہر میں مشابہت ان سے محبت اور دوستی پیدا کرتی ہے جیساکہ باطنی محبت ظاہری مشابہت میں اثر انداز ہوتی ہے یہ امور تجربہ سے ظاہر ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے

کہ جو کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور اسی پر مرجائے تو ان ہی کے ساتھ حشر ہوگا۔

پس اگر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی ہمت نہیں رکھتے تو خدا کے واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل تو نہ دکھائیں۔ لہٰذا اخلاف شرع اور خلاف سنت شکل وصورت اور لباس وغیرہ کے ساتھ مواجہ شریفہ پر حاضری دینے میں خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین ہوں بڑا خطرہ ہے

اسی طرح اہل مدینہ کے ساتھ ظلم اور مکر وفریب کرنے اور ان کو ڈرانے پر بھی شدید وعیدیں ہیں سالحاصل اس معاملہ میں پوری توجہ کی ضرورت ہے کہ آداب میں فرائض واجبات اور محرمات شرعی کا لحاظ سب سے اہم ہے اور اس میں غفلت سخت خسران کا باعث ہے لہٰذا ہر حاضر ہونے والے کے لیے یہ لازم ہے کہ ایک تو وہ اہل مدینہ کے حقوق کا پورا پورا احترام کرے اور دوسرے ظاہری و باطنی تمام گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے چھوٹے ہوں یا بڑے اور تعداد میں چاہے لاکھوں کروڑوں سے بڑھ کر ہوں اور سچائی سے عہد کرے کہ

انشاءاللہ آئندہ خلاف شریعت کوئی بات نہیں کرے گا.
یعنی میں نے سب خلاف شریعت باتیں چھوڑ دی ہیں۔ اے اللہ
گزشتہ اپنی تمام نافرمانیوں کو معاف کردے. بس اسی کو توبہ کرنا
کہتے ہیں اور یہ ایک منٹ کا کام ہے زبان ہلانے کی بھی ضرورت
نہیں دل ہی میں گذشتہ گناہوں پر ندامت اور آئندہ چھوڑنے کا
ارادہ کرلینا ہی کافی ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی دو نفل توبہ کی نیت سے
پڑھ کر باقاعدہ طور پر اچھی طرح بھی توبہ کرلیا کرے تو سارے ہی گناہ
معاف ہوجاتے ہیں اور آدمی ایسا ہوجاتا ہے جیسے اس نے کوئی
گناہ کیا ہی نہیں۔ کیونکہ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔
اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہوں سے
توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں" اب اگر کوئی
بہت ہی بڑا گنہگار خیال کرے کہ میرے اتنے بڑے بڑے سارے
گناہ اتنی سی بات سے کیسے بخشے جائیں گے تو اس کو سوچنا چاہیئے کہ
کفر کے مقابلہ میں گناہ تو کوئی چیز ہی نہیں، سو سال کا کفر بھی ایک دفعہ
(صدق دل سے) کلمہ پڑھ لینے سے معاف ہوجاتا ہے اس کے ساتھ ساری

گذشتہ زندگی کے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں. جس ذات پاک نے گناہ معاف کرنے ہیں اس نے اپنے کلام پاک میں ہم لوگوں کے لیے اعلان فرمادیا۔ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ (سورۃ زمر پ۲۴)

ترجمہ: اے میرے بندو جنہوں نے (کفر و شرک کرکے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو، بالیقین خدا تعالیٰ تمام (گذشتہ) گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ پاک کے ساٹھ آداب تحریر فرمائے ہیں. جن میں سے بطور ختام المسک آخری نمبر یہاں درج کیا جاتا ہے۔

امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ آداب میں سے یہ بھی ہے کہ مدینہ طیبہ کے پورے قیام میں اس شہر کی عظمت اور بزرگی کا استحضار رہے اور یہ بات تصور میں رہے کہ اللہ جل شانہٗ نے اس پاک شہر کو اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے لیے پسند فرمایا اور یہاں حضور کا قیام اور اس کو

وطن بنانا مقدر فرمایا اور اس کے گلی کوچوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے پھرنے کا استحضار رہے امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جب سے تیری نظر مدینہ پاک پر پڑے اس مضمون کو اپنے ذہن میں رکھ کہ یہ وہ شہر ہے جس کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے لیے پسند کیا اور اس کی طرف ہجرت تجویز کی اور یہی وہ شہر ہے جس میں اللہ جل شانہٗ نے شریعت مطہرہ کے فرائض نازل کیے اور حضور نے اپنی سنتیں جاری کیں اسی شہر میں آپ کا وصال ہو کر آپ کی قبر مبارک بنی اور اسی میں آپ کے دو وزیروں کی قبر بنی اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک جا بجا پڑے اور یہ سوچتا رہ کہ جس جگہ بھی تیرا قدم پڑے وہاں کسی نہ کسی وقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک بھی پڑا ہوگا اس لیے اپنا ہر قدم نہایت سکون اور وقار کے ساتھ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک بھی پڑا تھا اور حضور کی رفتار کی جو کیفیت احادیث میں آئی ہے اس کو تصور کرتے ہوئے چل اس کے ساتھ ہی حضور کی عظمت، رفعت، شانِ جلالت وعظمت مرتبت کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے نام کے ساتھ ساتھ حضور کا نام مبارک

رکھا ذہن میں رکھو اور اس سے ڈرتے رہو کہ کہیں بے ادبی کی نحوست سے اپنے پہلے نیک عمل بھی ضائع نہ ہو جائیں۔ یہ امام غزالیؒ نے قرآن پاک کی آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ (سورۃ حجرات) کے مضمون کی طرف اشارہ کیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے ایسے زور سے گفتگو کرو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کے بعد امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ پھر اس دور کا تصور کرو جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت یہاں حاضر تھی حضور کے مشاہدہ اور حضور کی بابرکت کلام کے سننے سے مستفید ہوتے تھے۔

چمن کے تخت پر جس دم شہ گل کا تجمل تھا ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
جب آئے دن خزاں کے کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

اس کے بعد اس پر افسوس اور رنج و غم کرو کہ میں حضور کی اور صحابہ کرامؓ کی بھی زیارت سے محروم رہ گیا اور دنیا میں تو یہ محرومی ہو ہی گئی آخرت کا

حال معلوم نہیں کیا ہو زیارتِ اقدس شوق سے نصیب ہوتی ہے یا حسرت سے کہ کہیں دربار سے ہٹا نہ دیا جاؤں اور اپنی بداعمالیاں حاضری میں مانع نہ بن جائیں اس لیے کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت میں بعض آدمی میرے پاس سے ہٹا دیئے جائیں گے میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں تو جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا بس اگر تم نے حضور کی شریعت مطہرہ کے احترام کی خلاف ورزی کی تو اس سے بے فکر نہ رہو کہ کسی وقت یہ بے راہ روی تمہارے اور حضور کے درمیان حائل نہ ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی اللہ کی پاک ذات سے امیدیں وابستہ رکھو کہ جب اس نے دنیا میں اتنے دور وطن سے اس دربار کی حاضری کی سعادت نصیب فرمائی تو اس کے لطف و کرم سے بعید نہیں کہ آخرت کی بابرکت زیارت سے محروم نہ فرمائے گا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس سعادت سے اس سیہ کار کو بھی نواز دے آمین۔ یا رب العالمین بوسیلۂ نبیک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اپنی نااہلیت سے حاضری کے آداب پورے نہ لکھ سکا نمونہ کے طور پر چند آداب لکھ دیئے ہیں ناظرین اس سے اندازہ لگائیں

اور دو اصول کے تحت شریعت مطہرہ کے دائرہ کے اندر رہ کر
جو کچھ کر سکتے ہوں کسر نہ چھوڑیں اوّل ادب احترام دوسرے شوق
و ذوق۔ اور حج و زیارت کی قبولیت کی علامت یہ ہے کہ واپسی پر
آدمی بدلا ہوا ہو دیکھتے ہی فوراً معلوم ہو جائے کہ یہ شخص زیارت کر آیا
ہے اور وہاں کی اصل سوغات اتباع سنت ہر معاملہ میں کھانے پینے
لباس میں چہرے مہرے میں گفتگو میں معاملہ میں اختیار کیے ہوئے ہے
چہرے پر زیارت کا نور نورِ سنت ہو۔ مکہ مدینہ سے آگے کوئی جگہ نہیں
جہاں جاکر کوئی بدلے اگر جیسے گیا تھا وہ ایسے ہی واپس آیا تو بہت
افسوس کی بات ہے آگے پھر قبر ہے پھر تلافی کا وقت نہیں، اللہ
پاک اپنے اور اپنے حبیب کے دربار سے کسی کو محروم نہ کرے اور کوئی
بلا دلیل خوش فہمی میں نہ رہے عطا کی علامت لے کر آئے۔

اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
کے امیدوار امتیوں پر یہ لازم ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اتباع کی پوری پوری کوشش کریں جو کہ آپ سے اور اللہ

تعالیٰ سے سچی محبت کی علامت ہے۔ مزید برآں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرنے والوں کو یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ہمارے اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور کل قبر میں بھی آپ کو منہ دکھانا ہے۔

حبیبِ خدا سیدُالکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ عالی میں حاضری کے مختصر آداب بیان کرنے کے بعد عرض ہے۔ کہ "حقوق" کی "اہمیت" "آداب" سے بڑھ کر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پیش کرنا اعظمِ حقوق میں ہے کہ دیگر حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ بھی ہے اس لیے روزانہ کا وظیفہ بنانے اور مدینہ منورہ کے مبارک قیام کے دوران کثرت سے پڑھنے کے لیے درود پاک کی چہل حدیث درج ہے۔

(یا اللہ راقم الحروف کو بھی اپنی رضا و مغفرت کے ساتھ ایمان پر مدینہ طیبہ میں موت نصیب فرما اور جنت البقیع میں جگہ عطا فرما آمین)

مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت سلام

مدینہ طیبہ میں کثرتِ درود شریف کے ساتھ ساتھ مواجہہ شریف پر حاضری کا خصوصیت سے اہتمام رکھیں اس میں لاپرواہی نہ کریں اور ہر حاضری کے وقت اپنے قلب کو ہیبت و تعظیم سے پر رکھتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات روضۂ اطہر میں حیات ہیں اور میرا سلام سُن رہے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرمارہے ہیں اور میرے لئے استغفار بھی فرمارہے ہیں اور توجہ بھی (یہ سب امور احادیث سے ثابت ہیں) سلف میں مختصر سلام عرض کرنے کا معمول ہے یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ اور بزرگوں نے جو طویل سلام کتابوں میں لکھے ہیں جس شخص کو مذکورہ آداب و استحضار کے ساتھ وہاں دیر تک کھڑے ہونے اور الفاظ کے معنی بھی سمجھتا ہو اور اس سے ذوق و شوق میں زیادتی پاتا ہو وہ اسی طویل سلام کو اختیار کرے یا حاضری پر صرف اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ہی کثرت بار عرض کر دیا کرے۔

آسان آسان صلوٰۃ و سلام کے چند صیغے عوام کے لئے ہم بھی نقل کرتے ہیں خواہ یہ عرض کر دیا کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخِیَرَۃَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِیْنَ۔

اسی طرح حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے بھی سلام عرض کرے، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ۔ اور۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْكَ وَاَرْضَاكَ جَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًا ـــــ پھر دوبارہ مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہوکر سلام و درود شریف خواہ نماز والا جتنا چاہے پڑھ کر اپنے لئے اور امت کی صلاح و فلاح کے لئے دعا کرے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

سَلٰامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

سَلٰامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

(القرآن الحکیم)

حدیث ۱

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْزِلْهُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ
(طبرانی)

حدیث ۲

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
الْقَآئِمَةِ وَ الصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ
عَنِّىْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ أَبَدًا۔
(مسند احمد)

ل ارشاد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے، جو اس دُرود شریف کو پڑھے، میری شفاعت اس پر واجب اور ضروری ہے۔ (طبرانی)

حدیث ۳

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(ابنِ حبان)

حدیث ۴

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ

روایت کیا ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ نے، ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے، "کہ جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو، وہ اپنی دُعا میں یہ درود شریف پڑھے، تو اس کے لیے باعثِ تزکیہ ہوگی۔" (ابن حبان)

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بیہقی)

حدیث ۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَجِيدٌ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بخاری شریف)

حدیث ۶

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ (مُسلم شریف)

حدیث

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ (ابن ماجہ)

حدیث ۸

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی)

حدیث ۹

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
علیٰ إِبْرَاهِیمَ وَبَارِكْ علیٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
علیٰ إِبْرَاهِیمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(ابوداؤد)

حدیث ۱۰

أَللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
علیٰ إِبْرَاهِیمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
أَللّٰهُمَّ بَارِكْ علیٰ مُحَمَّدٍ
وَّعلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۱۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
(مسلم شریف)

حدیث ۱۲

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث ۱۳

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ (مُسلم شریف)

حدیث ۱۴

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۱۴حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے، تو یہ درود شریف پڑھے۔"

وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۱۵

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے "جو شخص یہ درود شریف پڑھے، قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔"

إِبْرَاهِيمَ، وَ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ
(طبری)

حدیث ۱۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سعایہ)

حدیث ۱۷

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّ بَارِكْ
وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا
وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

وَبَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعٰلَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ (سعایہ)

حدیث ۱۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحاح ستہ)

حدیث ١٩

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

حدیث ۲۰

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔ (نسائی)

حدیث ۲۱

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

لہ ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ "جو کوئی سات جمعے تک ہر جمعہ کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے، واجب ہو اس کے لیے شفاعت میری"۔ (سخاوی شریف)

عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعلىٰ أٰلِ مُحَمَّدٍ ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ
علىٰ مُحَمَّدٍ وَّ علىٰ أٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ لَهٗ
جَزَآءً وَّ لِحَقِّهٖ أَدَآءً، وَّاَعْطِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهٗ
وَ اجْزِهٖ أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ
نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَ رَسُوْلًا عَنْ

أُمَّتِهٖ، وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
إِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصَّالِحِيْنَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (سخاوی شریف)

حدیث ۲۳

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بیہقی)
(مسند احمد، مستدرک حاکم)

حدیث ۲۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ،
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ،
صَلَوَاتُ اللهِ وَ صَلَوَاتُ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ۔ (دارقطنی)

حدیث ۲۳

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَرَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ
عَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَجِيدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلٰى اٰلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
(مسند احمد)

حدیث ۲۵

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔
(نسائی)

صِيَغُ السَّلَامِ

حدیث ۲۶

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ
وَ الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَ رَسُوْلُهُ۔ (بخاری شریف، نسائی)

حدیث ۲۷

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ (مسلم، نسائی)

حدیث ۲۸

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ

أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ (نسائی)

حدیث ٣٩

أَلتَّحِيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ۔ (نسائی شریف)

حدیث ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ ، أَلتَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، أَسْأَلُ اللّٰهَ
الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ
(نسائی)

۳۱ حدیث

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ (مؤطا)

حدیث ۳۲

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ،
اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ،
أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا،
وَأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ
أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ اهْدِنِيْ۔ (معجم طبرانی)

حدیث ۳۳

أَلتَّحِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ
وَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۳۴

بِسْمِ اللهِ، أَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ

الصَلوَاتُ لِلّٰهِ الزّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
أَلسَلَامُ عَلَى النَبِيِّ وَ رَحْمَةُ
اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَالِحِيْنَ
شَهِدْتُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

٣٥ حديث

أَلتَحِيَاتُ الطَيِّبَاتُ الصَلوَاتُ
الزَاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ

وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ- (تم)

حدیث ٣٦

أَلتَّحِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ
وَرَسُولُهُ. أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ (مؤطا)

حدیث ۳۷

أَلتَّحِيَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ (طحاوی)

حدیث ۳۸

أَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ، أَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰالِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۳۹

أَلتَّحِيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللهِ۔ (مسلم شریف)

حدیث

بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللهِ۔ (المستدرک للحاکم)

کتبہ نفیس الحسینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہ

جامع دُعا

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ حضور، دعائیں تو آپ نے بہت سی بتا دی ہیں اور ساری یاد رہتی نہیں کوئی ایسی مختصر دُعا بتا دیجیے، جو سب دُعاؤں کو شامل ہو جائے۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دُعا تعلیم فرمائی۔ (ترمذی)

أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی شریف)

صلوٰۃ تنجینا

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَ الْآفَاتِ
وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ
وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ
وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ
وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ
الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

شیخ الاسلام حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ آفات سے تحفظ کیلئے بعد عشاء ستر مرتبہ پڑھنے کو فرمایا کرتے تھے (مکتوبات ۱ ص ۹۵)

عرضِ مُرتّب

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں لکھنے والے پر فرشتوں کا درود بھیجتے رہنا ہے، اور ایک روایت میں ملائکہ کا استغفار کرتے رہنا بھی آیا ہے۔ (از فضائل درُود شریف)

لٰہذا اِس کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش کی جائے اور اس کی اشاعت و تبلیغ سے جتنے لوگ پڑھیں گے اِن شاء اللہ تعالیٰ بارگاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلّم میں قبولیت ہوگی اور صدقہ جاریہ بھی ہوگا اور اشاعت کنندہ کو کلام پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ مرتّب کی طرف سے ہر کسی کو طبع کرانے کی اجازت ہے

مُحمّد اقبال

مدینہ منورہ

جمعۃ المبارک

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

غزل نعتیہ

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ   مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے   مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ
پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم   کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ
چھپیں خجلت سے جاکر پردہ مغرب میں ماہ و خور   گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ
یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا   جو میداں میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ
ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رسوا   مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ
کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم   ہمارے جرم و عصیان پر نہ جاو یا رسول اللہ
مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم   پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی   مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم   تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے   ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ
مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی   گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں   تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں   بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں جس طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر   مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

نعت

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم بر راہ ثناء نیست

(نہ خدا تعالیٰ ہماری حمد کے منتظر ہیں، نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعریف کے متمنی ہیں)

خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حامد حمد خدا بس

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں اور خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کیلئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمد خواں کافی ہیں)

مناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد

(اگر کچھ مناجات بیان کی جائے تو اس ایک شعر پر قناعت کرنی چاہئے)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از تو میخواہم خدارا
خدایا از تو عشق مصطفیٰ را

(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ سے خدا (کی معرفت) کا طالب ہوں اور اے خدا! میں آپ سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طالب ہوں)

دگر لب وا مکن مظہر فضولیست
سخن از حاجت افزوں تر فضولیست

(اے مظہر اس کے علاوہ لب کشائی مت کر کہ یہ فضول ہے اور ضرورت سے زیادہ بات فضول ہوتی ہے۔

نورِ قلب کا ذریعہ

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر مظہری میں سورۂ احزاب کی آیت ۴۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "سراج منیر" آپکی صفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے منور ہوتے ہیں اسی لئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اس عالم میں آپ کی صحبت پائی وہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ قرار پائے کیونکہ ان کے قلوب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض اور نور حاصل کیا باقی امت کو یہ نور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واسطے در واسطے ہو کر پہنچا۔ پھر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ معارف القرآن ج ۷ ص ۱۷۸ پر مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت تک مومنین کے قلوب آپکے قلب مبارک سے استفاضۂ نور کرتے رہیں گے اور جو جتنی محبت اور تعظیم اور درود شریف کا زیادہ اہتمام کرے گا اس نور کا حصہ زیادہ پائے گا۔

ناشر

شاہ پبلشرز

جامع مسجد زکریا و خانقاہ شریف

مدرسہ انوار نبوت

کوئٹہ ٹاؤن سیکٹر 18-B سپر ہائی وے کراچی پاکستان

+923147863786 - +923127866786